# اللہ پر ایمان!

مولانا امیرالدین مہر○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (اخلاص ۱۱۲:۱-۴) کہو وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس کو کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ رکھنا، اسلام میں داخل ہونے، اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق جوڑنے کے لیے ضروری ہے۔ اسے ایمان لانا اور عقیدہ کہتے ہیں۔ عقیدہ کا لفظ 'عقد' (گرہ) لگانے اور تعلق جوڑنے کو کہتے ہیں۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا! آپؐ نے فرمایا: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم، کتاب الایمان، حدیث: ۱۳) ''کہو کہ میں ایمان لایا اللہ پر، پھر اس پر جم جاؤ''، یعنی اس پر یکسو ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور دوسروں کی طرف نہ دیکھو۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بندے نے بھی کہا کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے۔ پھر اس پر موت آنے تک قائم رہا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا'' (مسلم)۔ یعنی اپنے اس اقرار اور عہد پر قائم رہا اور اللہ کی بندگی اور غلامی میں زندگی گزار دی تو وہ پکا مومن ہے اور آخرت میں جنت کا حق دار ہوگا۔ توحید پر صحیح عقیدے کا اہم اور بڑا فائدہ آخرت میں اجر اور اللہ کی رضا اور رضامندی سے جنّت میں داخل ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے مومن اللہ کی ناراضی اور دوزخ سے بچ جائے گا۔ یہ دراصل بڑی کامیابی اور فلاح ہے، جو ایک مومن کو نصیب ہوگی۔

---

○سربراہ غزالی اکیڈمی، میرپور خاص، سندھ

دنیا میں توحید اختیار کرنے اور صحیح عقیدے پر رہنے سے کئی فائدے اور بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔ اتنی بھلائیاں اور فائدے ملتے ہیں کہ بندہ ان کا شمار نہیں کرسکتا۔ ایسی چند باتیں یہ ہیں:

● **توحید فطری پکار:** انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے توحید اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے۔ لہٰذا، جو شخص توحید اختیار کرتا ہے، وہ اپنی فطرت کو اختیار کرتا ہے۔

● **کامل شکر گزاری:** قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں شکر کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور ناشکری کے بہت سے نقصانات بتائے گئے ہیں۔

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ۝ (ابراھیم ۱۴:۷)
اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا او اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔

شکر کرنا صرف زبان سے شکر شکر کا اظہار نہیں ہے، بلکہ دل اور اپنے عمل سے شکر کرنا احسن تر ہے۔ انسان تھوڑا سا غور کرے تو اس کے وجود پر اللہ کے لاکھوں احسانات ہیں۔ ایک ایک عضو پر ایک ایک بال پر اللہ کے احسانات ہیں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ انسان سانس لیتا ہے، اس کا سانس لینا بھی اللہ کا احسان ہے کہ وہ اسے سانس لینے کی توفیق اور سہولت دیتا ہے۔ اگر وہ سانس کو روک دے تو چند سیکنڈوں میں انسان کا دم گھٹ کر دمِ آخر ہو جائے۔

● **اللہ کی نعمت کی قدر شناسی:** تھوڑی دیر کے لیے غور کیجیے کہ کسی غریب آدمی سے کوئی مال دار آدمی کہے کہ: ''اپنے ایک ہاتھ کی انگلی مجھے دے دو، میں اسے علیحدہ کرا کے اپنے بیٹے کے ہاتھ میں لگالوں گا کیوں کہ میرے بیٹے کی ایک انگلی ضائع ہوگئی ہے''، تو وہ کسی صورت میں بھی اسے بیچنے پر تیار نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ کہ انسان کا ہاتھ اَنمول ہے جسے روپوں میں نہیں تولا جاسکتا۔

کچھ باتیں ایسی ہیں جو اللہ نے اپنے اختیار اور علم میں رکھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
اُس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے، اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے، اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ (لقمٰن ۳۱:۳۴)

قیامت کس وقت اور کب واقع ہوگی؟ جنّ وانس کو خبر نہیں ہوتی کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ وہ پیدا ہونے والا عالم ہوگا یا جاہل، سائنس دان ہوگا یا اَن پڑھ، کتنا وقت زندہ رہے گا یا پیدا ہوتے ہی مرجائے گا، بیمار ہوگا یا تندرست ہوگا؟ اسی طرح کسی کو خبر نہیں کہ اس کی موت کہاں آئے گی؟ ___ یہ سب باتیں اللہ کے علم میں ہیں اور وہی ان کی پوری حقیقت کو جانتا ہے۔

●**توحید باری تعالیٰ پر غور:** انسان اگر تھوڑا سا غور کرے تو ہزاروں اور لاکھوں نعمتیں اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات میں سے خاص طور پر تخلیق کو بیان کیا ہے۔ قرآن شریف میں تین سو کے قریب یہ کلمہ مختلف شکلوں میں اسم اور فعل کی صورتوں میں آیا ہے۔ پھر بہت سی نعمتیں گنا کر پوچھا گیا ہے اور انسان نے ہر نعمت کی تخلیق کے متعلق یہی بتایا ہے کہ اللہ نے پیدا کی ہیں۔ پھر بغیر سوال کے کئی مقامات پر بتایا کہ اللہ نے یہ نعمتیں تمھارے اور دوسرے جان داروں کے لیے پیدا کی ہیں۔ اگر انسان سے پوچھا یا کہا جائے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اسے کس نے پیدا کیا؟ تو ضرور یہی جواب دے گا کہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اگر یہ پوچھا جائے کہ انسان کو کس نے پیدا کیا؟ تو ضرور یہی جواب دے گا اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ دن، رات، سورج اور چاند کس نے پیدا کیے؟ تو جواب یہی دے گا کہ اللہ نے یہ سب پیدا کیا ہے۔ اگر انسان سے پوچھا جائے کہ بارش کون برساتا ہے؟ اور اس سے یہ پوچھا جائے کہ کھیتیاں کون اُگاتا ہے؟ تو ضرور یہی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہزاروں لاکھوں برسوں سے انسانوں کو پیدا کیے جارہا ہے۔ البتہ اس تناسب میں کبھی کبھار معمولی سی کمی کردیتا ہے کہ کسی صدی میں لڑکیاں معمول سے زیادہ پیدا ہوجائیں۔ یہ کون ہے جو انسانوں کے تناسب میں کمی بیشی کر رہا ہے؟ سب کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے بس میں ہے جو وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان سے یہ پوچھا جائے کہ موت اور حیات کس کے اختیار میں ہے؟ تو یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جب کائنات میں سب کچھ وہی پیدا کرتا ہے تو پھر حکم اور امر بھی اس کا چلنا چاہیے:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (اعراف ۷:۵۴) خبردار رہو! اُسی کی خلق ہے اور اُسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔

یہ صفات رکھنے والا مالک الملک ہے، لہٰذا عبادت بھی اسی کی کرنی چاہیے۔اس بات کو قرآن مجید میں یوں فرمایا گیا ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ۝ (الذاریات ۵۱:۵۶-۵۷) میں نے جنّ اور انسانوں کو پیدا ہی اسی لیے کیا ہے کہ وہ میری (اللہ کی) بندگی کریں۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ کہ وہ مجھے (اللہ کو) کھلائیں پلائیں۔

● **مومن کا اللہ سے تعلق**: اللہ تعالیٰ سے ایک مومن کا جو تعلق ہونا چاہیے اس کے نکات ذیل میں دیے جارہے ہیں:

- مومن اللہ کی ہی بندگی کرے، اسی کو سجدہ کرے اور اسی کی پرستش کرے۔
- اللہ کو ہی غیب دان، نفع و نقصان پہنچانے والا سمجھے۔ اللہ کا دل میں خوف رکھے اور اس پر توکّل کرے۔ اس سے ہی دُعا مانگے، اس سے ہی پناہ مانگے، اور کسی کو اللہ کی بادشاہی میں دخل دینے والا نہ سمجھے کہ جس کی فرمایش اور سفارش سے کوئی حکم یا قضا ٹل سکتی ہو۔
- اللہ تعالیٰ ہی کو حقیقی بادشاہ، ملک کا حقیقی مقتدر اعلیٰ سمجھے اور حقیقی حاکم صرف اللہ کو جانے۔
- اپنے حاکم کو کسی چیز کا حقیقی مالک اور مختار نہ سمجھے بلکہ ہر چیز، حتیٰ کہ جان و مال اور اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اللہ کی امانت سمجھے۔
- اپنے نفس اور خواہشات کو چھوڑ کر صرف اللہ کا بندہ بن کر اپنی پسند اور ناپسند کا معیار اللہ کو سمجھے۔
- اللہ کی رضا، خوشی اور اس کے قرب کو اپنی تمام کوششوں اور محنتوں کا مقصد بنائے۔
- اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جواب دہ اور ذمہ دار سمجھے اور ہر وقت یہ خیال رکھے کہ قیامت کے دن اللہ کو زندگی کے تمام معاملات کا حساب دینا ہے۔
- انسان اپنے اخلاق، چال چلن، رہن سہن (تمدن)، روزی کمانے اور سیاست وغیرہ، الغرض زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کی ہدایت کو تسلیم کرے، اور اُس طریقے و ضابطے کو رد کردے جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہو۔

آیئے! اللہ پر صحیح عقیدہ رکھیں اور اس سے تعلق جوڑیں تاکہ دونوں جہانوں کی خیر و بھلائی نصیب ہو، اور اللہ کے نیک بندوں کی طرح زندگی گزار کر اس جہان سے رخصت ہوں۔